بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۲۱ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۲۱ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۸

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۰ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ بیماری ابھی تک چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی بالالتزام دعائیں جاری رکھیں ٭

• ربوہ ۲۰ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے کبھی کبھی ضعفِ قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپکی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین ٭

• ربوہ ۔۔۔ ۱۷ ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس حسبِ پروگرام حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں منعقد ہونا تھا لیکن حضور علالتِ طبع کے باعث تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں صدارت کے فرائض محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام مکرم رفیق الدین صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ علی الترتیب مکرم کمال الدین صاحب مبلغ مکنڈے نیوپانے "کفنِ مسیح" کے موضوع پر، مکرم نسیم سیفی صاحب نائب وکیل التبشیر نے "بیت المقدس کی مسجدِ اقصیٰ اور اس کی تاریخ" کے موضوع پر اور مکرم فضل الٰہی صاحب انور سابق مبلغ مشرقی افریقہ و مارشیس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے موضوع پر اپنے ٹھوس اور پُرمغز مقالے پیش کئے۔ صاحبِ صدر کے صدارتی ریمارکس کے بعد اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس میں اہلِ ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ سرگودہا اور لاہور کے بعض احباب نے بھی اس موقع پر ربوہ تشریف لا کر اجلاس میں شرکت کی ٭

ضروری اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اِن دنوں ناساز ہے اِس لئے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب مطلع رہیں ٭

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو یہ ہماری شوربختی ہے

• جو قویٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے عطا کئے ہیں اُنکی قدر کرنا ہم پر لازم ہے

"اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے یہی معنے ہیں کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اُن ظاہری سامانوں اور اسباب کی رعایت سے جو تُو نے عطا کئے ہیں۔ دیکھو یہ زبان جو عروق اور اعصاب سے خلق کی ہے، اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے واسطے عطا کی جو قلب کے خیالات تک کو ظاہر کر سکے۔ اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو یہ ہماری شوربختی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جاویں تو یک دفعہ ہی زبان اپنا کام چھوڑ بیٹھتی ہے یہاں تک کہ انسان گونگا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کیسی رحیمیّت ہے کہ ہم کو زبان دے رکھی ہے۔ ایسا ہی کانوں کی بناوٹ میں فرق آ جاوے تو خاک بھی سُنائی نہ دے۔ ایسا ہی قلب کا حال ہے وہ جو خشوع و خضوع کی حالت رکھی ہے اور سوچنے اور تفکّر کی قوتیں رکھی ہیں اگر بیماری آ جاوے تو وہ سب قریباً بیکار ہو جاتی ہیں۔ مجنونوں کو دیکھو کہ اُن کے قویٰ کیسے بیکار ہو جاتے ہیں۔ تو پس کیا یہ ہم کو لازم نہیں کہ ان خداداد نعمتوں کی قدر کریں؟ اگر ان قویٰ کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے ہم کو عطا کئے ہیں بیکار چھوڑ دیں تو لاریب ہم کافرِ نعمت ہیں۔ پس یاد رکھو کہ اگر اپنی قوتوں اور طاقتوں کو معطّل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو یہ دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ جب ہم نے پہلے عطیّہ ہی سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے کو کب اپنے لئے مفید اور کارآمد بنا سکیں گے؟ پس اِیَّاکَ نَعْبُدُ یہ بتلا رہا ہے کہ اے ربّ العالمین! تیرے پہلے عطیّہ کو بھی ہم نے بیکار اور برباد نہیں کیا۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ انسان خدائے تعالیٰ سے سچی بصیرت مانگے۔ کیونکہ اگر اس کا فضل اور کرم دستگیری نہ کرے تو عاجز انسان ایسی تاریکی اور اندھکار میں پھنسا ہوا ہے کہ وہ دعا ہی نہیں کر سکتا۔ پس جب تک انسان خدا کے اُس فضل کو جو رحمانیت کے فیضان سے اُسے پہنچا ہے کام میں لا کر دعا نہ مانگے، کوئی نتیجہ بہتر نہیں نکال سکتا۔ میں نے عرصہ ہوا انگریزی قانون میں یہ دیکھا تھا کہ تقاوی کے لئے پہلے کچھ سامان دکھانا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح سے قانونِ قدرت کی طرف دیکھو کہ جو کچھ ہم کو پہلے ملا ہے اُس سے کیا بنایا؟ اگر عقل و ہوش آنکھ کان رکھتے ہوئے نہیں بہکے ہو، اور حمق اور دیوانگی کی طرف نہیں گئے تو دعا کرو۔ اور بھی فیضِ الٰہی ملے گا۔ ورنہ محرومی اور بدقسمتی کے لچھن ہیں"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۵۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ صلح ۱۳۴۹ ہش

[redacted]

اخلاق کی بُنیاد

(۲)

الغرض دنیا میں امن کا قیام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دنیا کی آبادی کی اکثریت تقوی اللہ پر قائم نہ ہو۔ اس لئے امن کے قیام کے لئے جو تدابیر عقلی سطح پر کی جاتی ہیں ان کا اثر عارضی ہوتا ہے اور جیسا کہ کہتے ہیں اونگھتے کو ٹھیلتا کا بہانہ ذراسی لغزش توازن کو درہم برہم کر دیتی ہے چنانچہ باوجودیکہ یو۔این۔او نے کافی جدوجہد کی ہے اور امن کے قیام اور لوگوں کی تربیت کے لئے کئی ایک ادارے قائم کر رکھے ہیں اور بہت سا روپیہ بھی صرف کیا جا رہا ہے پھر بھی یو۔این۔او کو ناکام ہی سمجھا جاتا ہے۔ مسٹر اوتھانٹ اور مس اینگی بروکس کے بیانات درجِ ذیل ہیں:۔

(۱) سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کا بیان

"سالگرہ کے دن عموماً خوشی کے موقع سمجھے جاتے ہیں لیکن ضمیر کی آواز کا خیال رکھتے ہوئے مَیں یہ کہنے سے قاصر ہوں کہ اقوامِ متحدہ کی یہ چوبیسویں سالگرہ ہر لحاظ سے خوش آئند کہی جا سکتی ہے۔ بیشک یہ صحیح ہے کہ گزشتہ چوبیس سال میں اس بین الاقوامی انجمن نے بہت کچھ کیا ہے۔ اسنے بہت سے اہم سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور انسان دوستی کے مسائل حل کئے ہیں۔ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر سب ممبر ملکوں کی حمایت حاصل ہو تو بین الاقوامی سرگرمیاں کامیاب ہو سکتی ہیں اور ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ ضرور کہنا چاہیئے کہ ہم نے اس منزل پر پہنچنے کے لئے جس کا تعین چوبیس سال پہلے کیا تھا، بہت کم سعی و کاوش سے کام لیا ہے۔ اسی لئے عالمگیر امن، خوشحال اور معاشرتی انصاف، جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں حاصل نہیں ہو سکے ہیں۔ اپنے منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی بنیاد پر وہ کام کئے جائیں جو آج بھلا اتنے ہی اہم ہیں جتنے کہ ۱۹۴۵ء میں تھے۔ ہمیں اپنے اردگرد نظر ڈالنی چاہیئے۔ لڑائی کی تباہ کاریاں اب بھی اپنا رنگ جمائے ہوئے ہیں۔ لام بندی کی دوڑ پہلے کی طرح بلکہ زیادہ شدت کے ساتھ جاری ہے۔ جنوبی افریقہ میں اور دنیا کے بہت سے حصّوں میں انسانی حقوق کو بُری طرح کُچلا جا رہا ہے۔ دنیا کے بیشتر افراد کے لئے اب بھی کافی مقدار میں اشیائے خوراک میسر نہیں آتیں ہر طرف ایسی غربت چھائی ہوئی ہے جسے آسانی سے دُور کیا جا سکتا ہے۔ بیماریوں کا دورِ دورہ ہے جن کی روک تھام ہو سکتی ہے۔ اسی طرح جہالت کا بھی قلع قمع ہو سکتا ہے۔ بہت سی ایسی مصیبتیں بھی ہیں جو خواہ مخواہ بہت سے انسانوں کی زندگی پر چھائی ہوئی ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ساری دنیا میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے فضا ناسازگار ہوتی جا رہی ہے۔

مجھے اندیشہ ہے کہ چاند کی سطح تک پہنچ جانے کے باوجود ہم ابھی دنیا کے رہنے والوں کے ساتھ بڑی تنگ دلی کا ثبوت دیتے ہیں بلکہ بے اعتنائی برتتے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جب کسی چیلنج کا سامنا کرنا ہوتا ہے اور پھر یہ کہ نگھوبتیں بین الاقوامی جمیعت کی صدائے احتجاج پر کان دھرنے کی بجائے اور اپنے حلفیہ وعدوں کو ملحوظ رکھے بغیر ضروری باتوں کو ٹال دینے کا عادی ہو گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر کے نوجوانوں میں بے چینی کی ایک لہر پھیلی ہوئی ہے۔

آج اقوامِ متحدہ کی چوبیسویں سالگرہ کے موقع پر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے جس جذبے اور اہم ضرورت کے تحت اسے قائم کیا تھا وہ آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور یہ محسوس کر لینے کے بعد ہمیں چاہیئے کہ اپنی بین الاقوامی سرگرمیوں کو مربوط رکھنے کا ایک بار پھر تہیہ کر لیں۔"

(۲) صدر اسمبلی مس اینگی بروکس کا بیان:۔

"آج اقوامِ متحدہ کی چوبیسویں سالگرہ ہے۔ چوبیس سال پہلے کے مقابلے میں آج زیادہ سنجیدگی طاری ہے۔ تقریباً ایک چوتھائی صدی پوری کرتے ہوئے اس شاندار انجمن کی صرف کامرانیوں ہی پر نظر نہیں ڈالنی چاہیئے بلکہ موجودہ پریشانیوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے جن کا مہیب سایہ کرّہ ارض کے تقریباً ہر حصّے پر پڑ رہا ہے اور عام کی نگاہ میں اس کا اثر و اقتدار برابر گرتا جا رہا ہے اس کی کمزوریوں پر نظر ڈالنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تخریبی طریق کار اختیار کیا جائے بلکہ اس تنقید میں تعمیری پہلو مضمر ہے تاکہ ممبر ملکوں کو صحیح احساس ہو اور وہ اقوامِ متحدہ کے چارٹر میں درج شدہ اصولوں اور اغراض و مقاصد پر عمل کرنے کے لئے نئے سرے سے عہد کریں۔

اب بھی ساری دنیا میں جنگ کی تیاریاں اور افلاس کی ہولناکیاں چھائی ہوئی ہیں اور انسانی حقوق کو دبایا جا رہا ہے تاہم ایسے لمحات بھی گزرے ہیں کہ اگر اقوامِ متحدہ کا وجود نہ ہوتا تو تیسری عالمگیر لڑائی کبھی کی چھڑ چکی ہوتی۔ گویا یہ انجمن امن کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے حالانکہ وہ سب سے اہم بنیاد جس پر اس انجمن کی عمارت تعمیر کی گئی تھی آج کمزور ہو چکی ہے وہ بنیاد یہ تھی کہ بڑی طاقتوں میں یگانگت کا جذبہ برقرار رہے۔

غربت و افلاس کو دور کرنے میں اقوامِ متحدہ نے اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اور جہاں تک انسانی حقوق کا تعلق ہے اس انجمن نے بعض ایسے اقدامات سے کام لیا ہے جن سے دنیا کی نگاہوں میں اس کا وقار گھٹ گیا ہے۔ اس موضوع پر اقوامِ متحدہ کے منشور اور ضابطہ قانون کو مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نوآبادیاتی ملکوں اور قوموں کو آزادی دلانے سے متعلق منشور اس انجمن کے لئے ایک سنگِ میل ہے جس سے نوآبادیاتی نظام پر ایک اچھا دیرپا اثر پڑ رہا ہے۔ لہٰذا ناامید ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اگر یہ انجمن آج اپنی منزلِ کمال پر نہیں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم خود منزلِ کمال پر نہیں ہیں، تاہم چارٹر میں درج شدہ لائقِ تحسین اغراض و مقاصد ہمارے پیشِ نظر ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ہم منزلِ کمال تک پہنچ سکتے ہیں۔ شاید یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ چوبیس سال گزرنے کے بعد خود یہ دنیا پہلے کی طرح اچھی نہیں رہی، خیالات فرسودہ اور بے معنی ہو گئے ہیں اس لئے خود ہم کو چاہیئے کہ ان خیالات اور نظریات کو کامیاب بنانے کے لئے انتہائی کوشش کریں۔ ہمیں سب سے پہلے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر لینا چاہیئے۔ سارا الزام اس عالمی انجمن پر رکھنا مناسب نہیں ہے۔

آج یومِ اقوامِ متحدہ کے موقع پر جنرل اسمبلی کی صدر ہونے کی حیثیت سے اور بنی نوع انسان کا ایک فرد ہونے کے اعتبار سے مَیں ان بہت سے مظلوم انسانوں کی پریشانیوں کو نظرانداز نہیں کر سکتی جو آپس کی چپقلشوں کا شکار ہوئے ہیں۔ مَیں فریقین سے پُرامن رہنے کے لئے براہِ راست استدعا کرتی ہوں، لیکن صرف امن کا نعرہ لگانے سے کام نہیں چلتا۔ ہمیں چاہیئے کہ اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھیں، ہر پہلو پر غور کریں اور امن برقرار رکھنے کے لئے ہر تدبیر عمل میں لائیں۔

مَیں صاف لفظوں میں یہ کہہ دینا چاہتی ہوں کہ میری خدمات

(باقی صٰ۵ پر)

انگلستان میں تبلیغِ اسلام

کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور اس کا عملی ظہور

از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن

انگلستان کی سرزمین کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس ملک میں تبلیغ اسلام کا آغاز خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کی زندگی میں ہی آپ کا دعوےٰ اس ملک میں پہنچ گیا تھا۔ قبل اس کے کہ میں اس کی تفصیل میں جاؤں۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں تبلیغ اسلام کے بارہ میں جو پیشگوئیاں حضور علیہ السلام نے فرمائی ہیں۔ ان کا ذکر کیا جائے۔ حضور علیہ السلام ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:

"میں نے دیکھا کہ شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے۔ گویا خدا تعالےٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی۔ اور دنیا کی عقل تمام یورپ و امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اوّل سے آخر تک ایشیا ہی کے حصہ میں رہا۔ اور ولایت کے کمالات بھی ان لوگوں کو نہیں ملے۔ اب خدا تعالےٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔"

حضور علیہ السلام کو باوجود اس کے کہ آپ انگریزی زبان سے ناواقف تھے۔ متعدد الہام انگریزی زبان میں بھی ہوئے۔ یہ گویا اس بات کا اعلان تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ اب انگریزی بولنے والے ممالک میں بھی اسلام کی تبلیغ کا دروازہ کھلنے والا ہے۔ اور وہ دور اب آپ کی جماعت کے ذریعہ آنے والا ہے۔ کہ بجائے مغرب سے مسیحی منادوں کے آنے کے مشرق سے اسلامی مبلغین مغرب کو جائیں گے۔ اور اسلام کا بول بالا کریں گے۔ ان میں سے ایک الہام یہ ہے کہ

I shall give you a large party of Islam

یہ الہام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو انگلستان میں خصوصاً اور یورپ میں عموماً ایک بہت بڑی جماعت دین اسلام کے حامیوں کی عطا کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز

حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں بھی یورپ اور انگلستان کے اسلام قبول کر لینے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

ان اشعار میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ اہلِ یورپ و انگلستان بالآخر حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں گے۔ جن دنوں حضور علیہ السلام نے یہ اشعار رقم فرمائے تھے۔ ان دنوں تو ابھی یورپ میں تبلیغ اسلام کا باقاعدہ آغاز بھی نہ ہوا تھا پس ان اشعار میں درحقیقت ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جو اب پوری ہو رہی ہے

ان پیشگوئیوں کو درج کرنے کے بعد اب میں ان ذرائع کو لیتا ہوں جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ و انگلستان میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے اپنے زمانہ مبارک میں اختیار کئے۔

حضور علیہ السلام کا پہلا فوٹو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگلستان میں اشاعت کے لئے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ تجویز بھی ہوئی۔ کہ چونکہ یورپ میں قیافہ شناسی کا علم بہت ترقی پذیر ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام کی ایک تصویر بھی کتاب کے ساتھ لگا دی جائے۔ تا کہ لوگ حضور علیہ السلام کی تصویر اور چہرۂ مبارک کو دیکھ کر حضور علیہ السلام کی صداقت معلوم کر سکیں۔

چنانچہ حضرت معراج دین صاحب عمرؓ (انار کلی) لاہور سے ایک فوٹو گرافر لائے جس نے حضور علیہ السلام کی تین تصاویر اتاریں۔ یہ تصاویر وسط ۱۸۹۹ء میں لی گئیں تھیں۔ بعد میں جب پگٹ کو حضور علیہ السلام نے چیلنج کیا۔ تو یہی فوٹو وہاں کے ایک اخبار سنڈے سرکل نے شائع کی۔ (پگٹ والی پیشگوئی کا ذکر آگے آتا ہے)

اس فوٹو کی اشاعت میں جب ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ یورپ و انگلستان میں ہوئی تو متعدد لوگوں نے خطوط کے ذریعہ اس بات کا اظہار کیا۔ کہ حضور علیہ السلام کے چہرۂ مبارک کو دیکھ کر ہی یہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ شخص سچا ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت

انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے دوسرا ذریعہ حضور علیہ السلام نے یہ اختیار فرمایا کہ ۵ جنوری ۱۹۰۱ء کو ایک انگریزی رسالہ کے اجراء کا اعلان فرمایا۔ اس رسالہ کا نام The Review of Religions اس رسالہ میں کثرت سے حضور علیہ السلام کے مضامین کے تراجم تازہ الہامات اور سلسلہ احمدیہ کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہی یہ رسالہ انگلستان جانا شروع ہو گیا تھا۔ اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی بنیاد اس ملک میں پڑ گئی۔ یورپ کے اخبارات و رسائل نے بھی اس رسالہ کا بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ چند ایک آراء درج ذیل ہیں۔

اخبار کریسنٹ (لورپول) نے رسالہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا:

"ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگاتے ہیں ان کی تردید میں ایک نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے۔ جس سے عمدہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے۔ جس سے عمدہ مضمون ہماری نظر سے نہیں گزرا۔"

اس رسالہ کا ایک اثر چرچ کے حلقوں میں بھی ظاہر ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ انہوں نے رسالہ کی مخالفت زور شور سے شروع کر دی۔ چنانچہ انگلستان کے اخبار Church Family نے لکھا کہ

"مرزا غلام احمد صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر کا جواب نہ دیا جائے۔ وہ عیسوئیت کے خلاف ایسا حربہ لٹریچر کی شکل میں پیدا کر دیں گے۔ کہ بائیبل کا صفایا ہو جائے گا۔"

پگٹ کے متعلق پیشگوئی

جان ہیو سمتھ پگٹ لنڈن کے علاقہ کلیپٹن کے گرجے کا پادری تھا۔ اور ہر اتوار کو اس گرجے میں تقریر کیا کرتا تھا۔ اور اس بات کی منادی کرتا تھا کہ مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کے لئے تیاری کرو۔ عوام میں اپنی مقبولیت کو دیکھ کر آہستہ آہستہ اس نے تقریر کا انداز بدل شروع کیا۔ حتی کہ ستمبر ۱۹۰۲ء کو اتوار کے دن تقریر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ میں ہی مسیح ہوں۔ اس اعلان کو سنتے ہی چرچ میں تمام موجود لوگ گھٹنوں کے بل گر گئے۔ اور پگٹ کے دعوے پر ایمان لے آئے

پگٹ کے دعوے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے انگلستان میں پھیل گئی۔ اور اگلے اتوار کو قریباً ۶۰۰۰ مرد و زن گرجا کے باہر جمع ہوئے کہ اس شخص کو دیکھ سکیں جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو "مسیح" قرار دیا ہے۔

پگٹ کے دعوے کی خبر ہندوستان میں بھی پہنچی۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اسے ایک تبلیغی خط لکھا جس کے جواب میں پگٹ کے سیکرٹری نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام دو اشتہارات اور ایک خط بھیجا۔ جو انہوں نے ۹ نومبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پڑھ کر سنایا۔ ایک اشتہار کا عنوان "کشتی نوح" تھا۔ حضور علیہ السلام نے اسے سنکر فرمایا۔

"اب ہماری سچی کشتی نوح جھوٹی پر غالب آ جائے گی۔"

اور فرمایا کہ

"یورپ والے کہا کرتے تھے کہ جھوٹے مسیح آنے والے ہیں۔ سو اوّل لنڈن میں ایک جھوٹا مسیح آ گیا۔ اس کا قدم اس زمین میں اوّل ہے۔ بعد از اں بیاز اہوگا

جو کہ سچا مسیح ہے۔ اور یہ جو حدیثوں میں ہے کہ دجّال خدائی اور نبوت کا دعوےٰ کرے گا۔ تو موٹے رنگ میں اب اس قوم نے وہ بھی کر دکھایا۔ ڈوئی امریکہ میں دعوئے نبوت کر رہا ہے۔ اور پگٹ لنڈن میں خدائی کا دعوےٰ کر رہا ہے اور اپنے آپ کو خدا کہتا ہے۔"

حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار لکھا اس اشتہار کا عنوان تھا۔

"ایک الوہیت کے مدعی کو تنبیہ"

انگلستان کے اخبار سنڈے سرکل نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۳ء میں حضور علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ حضور علیہ السلام کا چیلنج شائع کیا۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"آخری مسیح۔ پادری پگٹ کا ہندوستانی حریف"

"ریورنڈ پادری جے۔ ایچ سمتھ پگٹ کا سنسنی خیز دعوئے مسیحیت ابھی ہمارے قارئین کے ذہنوں میں تازہ ہی ہے۔ اب قارئین کو اس بات میں بھی دلچسپی ہوگی کہ مشرق کے رہنے والے ایک پنجابی نے بھی یہی دعوےٰ کیا ہے۔ ان کا نام (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب ہے۔ اور آپ قادیان کے رہنے والے ہیں۔ جہاں کے آپ رئیس بھی ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں لنڈن کے دعویٰ الوہیت و مسیحیت کرنے والے مسٹر پگٹ کو تنبیہ کی گئی ہے

معلوم ہوا ہے کہ پگٹ کے سکرٹری نے اپنے دو اشتہارات جن میں کلیپٹن کے پادری صاحب (پگٹ) کے دعوے کا بھی ذکر تھا (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی بھجوائے۔ انہوں نے اس کے جواب میں پگٹ کو گستاخ اور جھوٹا قرار دیتے ہوئے اس کو تنبیہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کرلے وگرنہ خدا تعالےٰ کی قہری تجلّی کا شکار ہو جائے گا۔ مرزا صاحب کی تنبیہ کا متعلقہ حصہ یہ ہے کہ

"خدا تعالےٰ کی غیرت اس بات سے جوش میں آگئی ہے کہ ایک کمزور بندے نے خدا تعالےٰ کے مقدس نام پر یہ جھوٹ بولا ہے کہ وہ خدا ہے اور اپنے آپکو زمین و آسمان کا مالک قرار دیا ہے اب میرے پیارے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس شخص کو تنبیہ کروں کہ اگر اس نے توبہ نہ کی تو خدا تعالےٰ کی طرف سے سخت عذاب میں مبتلا ہو جائے گا اور یہ میری زندگی ہی میں ہوگا۔ اور اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہوگا۔ یہ انذار میں خدا تعالےٰ کی طرف سے دے رہا ہوں۔ جو زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کی غیرت جھوٹے مدعی الوہیت کو برباد کر دے گی۔ اور ایسی سزا اس کو دے گی کہ آئندہ کسی کو کبھی جرأت نہ ہوگی کہ جھوٹا دعویٰ کرسکے

اگرچہ ہندوستانی مسیح مدعی مسیحیت ہیں۔ اور اپنا آنحضرت مسیح علیہ السلام کی خو بو پر آنا قرار دیتے ہیں۔ لیکن وہ اس بات کے اقراری ہیں کہ وہ محض انسان ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ انہوں نے ہزاروں نشانات دکھائے ہیں، اور اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگیوں میں ایک عظیم روحانی انقلاب رونما ہوا ہے وہ اپنی انذاری پیشگوئی کو ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

"مسٹر پگٹ کی موت جو میری زندگی میں ہی ہو جائے گی، میری سچائی کا مزید نشان ہوگا۔ اگر میں مسٹر پگٹ کی زندگی میں مر گیا تو میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے مسٹر پگٹ کی موت کا شاہد بنا دیا۔ اور میری دعاؤں کو قبول کیا۔ تو میری سچائی ثابت ہو جائے گی۔"

(اخبار سنڈے سرکل لنڈن)

اس پیشگوئی میں بنیادی اور اہم بات یہ تھی کہ اگر پگٹ اپنے دعوئے الوہیت سے توبہ نہ کرے گا تو تباہ کیا جائے گا۔ لیکن توبہ کرنے کی صورت میں موت سے بچ سکے گا۔ چنانچہ اخبار مذکور کے انگریزی الفاظ قابلِ غور ہیں

"If he (piggot) does not repent of this irreverent claim he shall be soon annihilated even in my life time"

گویا توبہ شرط تھی اور پگٹ کے حالات زندگی سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس تنبیہ کے ملنے کے بعد اس نے کسی جگہ یا کسی پبلک مقام یا گرجے میں اپنے دعوے کو ہرگز نہیں دہرایا۔ اور کامل سکوت اختیار کر گیا۔ اور گمنامی میں چلا گیا۔ اور اس طرح حضور علیہ السلام کی زندگی میں مر جانے کے اندیشے سے بچ گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے موت سے پہلے اسے عبرتناک سزا دی۔ اور اس کو نہایت ذلیل و خوار کر کے مارا۔

مسٹر C.T.O Baker Carr اخبار ایوننگ نیوز مورخہ یکم فروری ۱۹۵۵ء میں پگٹ کے انجام کے متعلق بدیں الفاظ رقم طراز ہیں :۔

"جب لنڈن میں اس شخص کے متعلق نفرت اور حقارت انتہاء کو پہنچی۔ تو یہ سمرسٹ کے مقام پر چلا گیا۔ اور وہاں اپنے فرقے کو ترقی دینے کے متعلق تدبیر کرتا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں ایک خوبصورت لڑکی ... ... تھی۔ وہ پگٹ، اور اس کی بیوی کے ساتھ رہنے لگی ۲۲ر جون ۱۹۰۵ء کو اس لڑکی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام گلوری رکھا گیا۔ پھر ۱۹۰۶ء میں اس لڑکی کے ہاں ایک اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام پاور رکھا گیا۔ مقامی پادریوں کو جب اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے ایک عدالت میں پگٹ کے خلاف دعوےٰ دائر کر دیا۔ اور پگٹ پر حرامکاری کا الزام عائد کیا۔ عدالت نے دعویٰ تسلیم کیا۔ اور پگٹ پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ پگٹ کے پرائیویٹ گرجا کی پڑتال کی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ وہاں تقریباً ایک سو عورتیں تھیں.....

پگٹ بوڑھا ہو چکا تھا۔ حتی کہ مارچ ۱۹۲۷ء میں وہ گھڑی آگئی جبکہ اس نے اجل کو لبیک کہی گرجے کے چاروں طرف خار دار تاریں لگائی گئیں۔ اور انتہائی خاموشی اور رازداری کے ساتھ اس کا جنازہ لے جایا گیا۔"

پگٹ کے نام سے انگلستان میں اب کوئی بھی واقف نہیں ہے۔ جس گرجے میں اس نے دعوے کیا تھا وہ ایک زمانہ سے مقفل ہے۔ اور کبھی عبادت کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کی غیرت نے پگٹ کو اس کی زندگی میں گمنامی اور قعر مذلت میں پھینک دیا۔ اور جس گرجا میں اس نے جھوٹا دعوےٰ کیا تھا۔ اس گرجے کو ہمیشہ ہمیش کے لئے مقفل کر دیا فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَار

ستارۂ قیصرہ کی تصنیف و اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف انگریز عوام تک ہی اپنا مبارک پیغام پہنچایا بلکہ خود ملکہ انگلستان کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "تحفۂ قیصرہ" کے نام سے ایک تبلیغی مضمون تحریر فرما کر ملکہ کو بھجوایا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور علیہ السلام نے ایک اور تبلیغی مضمون "ستارہ قیصرہ" کے نام سے تحریر فرما کر ملکہ کو بھجوا دیا۔ یہ رسائل حضور علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۹ء میں تصنیف فرمائے۔ حضور علیہ السلام نے اسی تصنیف میں ملکہ کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"...... میرے سچے ہونے کی یہی نشانی ہے کہ مجھ سے وہ نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں۔ اگر حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان توجہ کریں۔ تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کے لئے بھی کوئی نشان دکھاوے جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو۔ بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کرلیں۔ اور میری سفارت جو یسوع مسیح کی طرف سے ہے اس کے موافق ملک میں عمل درآمد کرایا جائے۔ مگر نشان خدا کے ارادہ کے موافق ہوگا نہ انسان کے ارادہ کے موافق۔ ہاں فوق العادت ہوگا۔ اور عظمتِ الٰہی اپنے اندر رکھتا ہوگا۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانۂ مبارک میں اپنے مقدس ہاتھوں سے برطانیہ میں تبلیغ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کی بنیاد رکھی۔

خلافتِ اولےٰ کے دوران حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کو انگلستان میں پہلے احمدیہ مبلغ کے طور پر بھجوایا گیا۔ آپ مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۱۳ء کو لنڈن پہنچ گئے۔ اور کام شروع کر دیا۔

اس پچاس سال میں خدا تعالےٰ کے فضل سے انگلستان میں اشاعتِ اسلام کا کام زوروں پر جاری رہا اور ہے۔ لنڈن میں مسجد فضل کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ اس وقت انگلستان کے طول و عرض میں ۲۱ احمدی جماعتیں موجود ہیں اور ایک انگریزی رسالہ "مسلم ہیرلڈ" کے نام سے پچھلے دس سال سے جاری ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر شائع ہو کر تقسیم ہو چکا ہے۔ ملکی پریس میں سینکڑوں مرتبہ اسلام اور احمدیت کا چرچا ہو چکا ہے۔

نومسلمین میں مسٹر آرچرڈ جیسے نیک اور صوفی منش مبلغ انگلستان کی سرزمین میں سے پیدا ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مضمون کا مقصد تبلیغ اسلام کے آغاز سے ہے۔ انگلستان میں اب تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جو کام ہو چکا ہے اس پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

یاد رفتگان

استاذی المحترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مرحوم

جب خاکسار جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا تو جن اساتذہ نے مجھے اپنی خاص نگاہ شفقت سے نوازا اُن میں قریشی صاحب مرحوم بھی تھے اور بسا اوقات ان کی محبت کو دیکھتے ہوئے ہم بے جا طور پر اپنے مطالبات پر اصرار بھی کرتے تھے ایک دفعہ ماہ جون میں دوپہر کے وقت چند طلباء نے قریشی صاحب مرحوم سے نہر پر جانے کی اجازت طلب کی۔ گرمی کی شدت کے پیش نظر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس وقت نہر پر جانا آپ کی صحت کے لئے مضر ہے ناچار طالبعلم واپس آ گئے اور خاکسار کو بتایا کہ قریشی صاحب مرحوم سے نہر پر جانے کی اجازت طلب کی۔ گرمی کی شدت کے پیش نظر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس وقت نہر پر جانا آپ کی صحت کے لئے مضر ہے ناچار طالب علم واپس آ گئے اور خاکسار کو بتایا کہ قریشی صاحب نے اجازت نہیں دی۔ میں مرحوم کے پاس گیا اور عرض کیا کہ یہ خیال کہ ہم نے آج نہر پر جانا تھا۔ ہمیں کسی پہلو قرار نہیں لینے دیتا۔ اجازت نہ ہونے کے باعث آپ کی نافرمانی بھی نہیں کر سکتے ہنس کر فرمانے لگے اچھا ہماری اجازت ہے اور فلاں آفیسر محکمہ نہر کا میرا واقف ہے۔ میرا نام لے کر اس سے جگہ لے لینا اور اپنے سامان کا ہر طرح خیال رکھنا اللہ اللہ شفقت و محبت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اور سچی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں والدین کا سا پیار دے رکھا تھا۔

ایک دفعہ خاکسار کی طبیعت ناساز تھی قریشی صاحب مرحوم ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ طبیعت ناساز ہے اور جامعہ سے رخصت چاہتا ہوں فرمایا فوراً جامعہ چلو کوئی رخصت نہیں ملے گی۔ میں خاموش ہو رہا اور بستر پر جا کر لیٹ گیا دوپہر کے قریب قریشی صاحب مرحوم دوبارہ ہوسٹل تشریف لائے اور مجھے فرمانے لگے اس وقت تو میں ناراض ہو کر چلا گیا پھر خیال آیا کہ میں نے خواہ مخواہ تمہارا دل دکھایا اس کا کفارہ میں نے یوں ادا کیا ہے کہ تمہاری درخواست رخصت خود لکھی اور بحیثیت سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل سفارش کر کے منظور بھی کرا دی ہے۔ اب تو خوش ہو؟ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کیسی خوبیوں کے مالک تھے۔

ایک لمبا زمانہ اللہ تعالیٰ نے آپکو خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائی احمد آباد کے مقام پر ایک شقی القلب نے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا آپ نے بالکل پرواہ نہ کی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خیال تک نہ تھا کہ میرے پیٹ میں چھرا گھونپا گیا ہے اچانک میری نگاہ نیچے پڑی تو میں نے کپڑوں کو خون سے رنگین پایا خود آہیں نیچے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور زخمی حالت میں پولیس اسٹیشن پہنچکر رپورٹ درج کروائی اور پھر ہسپتال میں کچھ عرصہ داخل رہا۔ اس حملہ سے مرحوم کی آنتیں کٹ گئیں اور عمر بھر آپ کو غذا کے نہ ہضم ہونے کا روگ لگ گیا مگر آپ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے بلکہ نہایت صبر و شکر سے زندگی کے دن گذارے۔

زبان و بیان کے بڑے دھنی تھے عرصہ تک دھلی اور لکھنؤ کے علاقوں میں کام کرتے کے باعث آپ کی زبان خوب منجھ گئی تھی اور بسا اوقات سننے والے سمجھتے کہ قریشی صاحب مرحوم بھی انہی علاقوں کے رہنے والے تھے

گذشتہ سال خاکسار وقف عارضی میں مقرر تھا اور راکش احمد نگر میں تھی قریشی صاحب مرحوم کو علم ہوا تو بڑے خوش ہوئے فرمایا آج نمازیں بھی آپ پڑھائیں اور خطبہ جمعہ بھی آپ دیا کریں میں نے عرض کیا میں تو آپ بزرگوں سے استفادہ کے لئے آیا ہوں آپ کی موجودگی میں مجھے نیابت زیب نہیں دیتی فرمایا الامر فوق الادب بس یہ آپ کی ڈیوٹی ہے انہی دنوں ایک غیر از جماعت دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بعض نازیبا کلمات کہے۔

مرحوم اس مجمع میں اکیلے ہی کھڑے ہو گئے اور فرمایا اگر آئندہ کسی نے ایسی جسارت کی تو مجھے جواب دینے کے بہت سے انداز یاد ہیں۔ مجمع میں ایک سناٹا چھا گیا۔

علم حدیث سے آپ کو خاص لگاؤ تھا بسا اوقات حدیث رسول کو پڑھتے پڑھتے چشم پُر آب ہو جاتے اور آواز گلوگیر ہو جاتی۔

مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا مسافروں کو گھر لے جاتے اور انہیں کھانا کھلاتے۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا اپنے لطائف و ظرائف سے دوستوں کو خوش کیا کرتے تھے۔ غرضیکہ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرماوے اور آپ کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین

مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ
مقیم چکوال

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

ان متعلقہ وفود کے لئے حاضر ہیں جو دنیا میں قیام امن کے لئے کوشاں ہیں بشرطیکہ وہ محسوس کریں کہ میری خدمات کسی بھی طرح مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ میں امداد دینے اور ان کی مصائب کو کم کرنے کی خاطر ہر اس جگہ جانے کے لئے بھی تیار رہوں جہاں میری ضرورت ہو سکتی ہے۔ میں اپنے ان افریقی بھائیوں کے مصائب ختم کرنے کے احساس سے بھی خالی الذہن نہیں رہ سکتی جو میرے وطنِ مالوف کے قریب صرف سرحد پار آباد ہیں۔

(خبر نامہ اقوام متحدہ یکم نومبر ۱۹۶۹ء)

مسٹر او تھانٹ جنرل سیکرٹری اور مس رینگی بروکس صدر جنرل اسمبلی کے بیانات سے واضح ہوتا ہے یو این او بوجوہات اپنے مقاصد میں کامیاب ہونا تو ایک طرف بعض حالات میں بعض اقوام کے لئے خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مجلس پر بڑی اقوام چھائی ہوئی ہیں جو تقویٰ اللہ سے نہیں بلکہ محض زیادہ طاقت کی وجہ سے مجلس کی کارروائیوں پر حکمرانی کرتی ہیں اور بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجلس کے قوانین کی پابند ہیں لیکن ان کی کارروائی میکیاولی سیاست کی مظہر ہے بڑی اقوام چھوٹی اقوام کو امداد کے نام پر اپنے قابو میں رکھتی ہیں اور یو این او میں اپنی حسب خواہش ریزولیوشن پاس کروا لیتی ہیں۔ چنانچہ امریکہ اس طریق سے جمہوریہ چین کو جس کی آبادی دنیا کی آبادی کا سب سے بڑا حصہ ہے یو این او کا رکن نہیں بننے دیتی۔

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر شجاع الدین مبشر احمد نے کینیڈا سے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے ایف آر سی ایس (ہارٹ سرجری) میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اب انہوں نے ہارٹ سرجری کی ریذیڈنسی شروع کی ہے۔

جملہ احباب جماعت اور بالخصوص بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ اسے مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین مرحوم۔ شمس میڈیکل ہال۔ بھودا لگی بھوانہ بازار لائلپور)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ فتح ہش ۱۳۴۸ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز پیر بعد نماز ظہر و عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد مبارک ربوہ میں محترمہ نسیم گل صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ بنت محترم سلیم احمد صاحب منیجر ہاشم کین کمپنی لمیٹڈ کراچی کا نکاح میرے بیٹے عزیزم لفٹیننٹ فضل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت بنائے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے آمین۔

(عارف زمان میجر ریٹائرڈ)

چندہ امداد برائے اعزہ و اقارب درویشاں

ماہ فتح ۱۳۴۰ش دسمبر ۱۹۶۱ء میں چندہ برائے اعزہ و اقارب درویشان بھجوانے والے بہن بھائیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر رنگ میں ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

(ناظر خدمت درویشاں)

۴۲	~~مکرم اللہ بخش صاحب خانپور~~	۲۵ — ..
۴۳	مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب منظفر گڑھ	۱۰ — ..
۴۴	" ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب عارف والا	۱۰ — ..
۴۵	دختران بابو عمر دین صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰ — ..
۴۶	مکرم قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰ — ..
۴۷	" ڈاکٹر اقبال احمد صاحب منظفر گڑھ	۲۰ — ..
۴۸	" ماسٹر محمد علی صاحب چک ۹۰ شہباز پور ضلع لائل پور	۲۰ — ..
۴۹	" ملک عبد الرحمٰن صاحب راولپنڈی	۱۴ — ..
۵۰	لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۵ — ..
۵۱	نظارت زراعت ربوہ	۵ — ..
۵۲	مکرم عبد الرحمان صاحب راولپنڈی	۷ — ..
۵۳	" بشارت احمد صاحب سلطانپورہ لاہور	۱ — ..
۵۴	" رشید الدین انور صاحب	۲ — ..
۵۵	" خادم عبد العزیز صاحب مانسہرہ	۵ — ..
۵۶	" ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی	۳ — ..
۵۷	" عبد الغفور صاحب چک $\frac{۶۳}{R.13}$ لائلپور	۵ — ..
۵۸	" محمد عبد اللہ صاحب سکرٹری مال اوڈھرہ	۲ — ..
۵۹	" چوہدری محمد عیسےٰ صاحب گوٹھ چینی ضلع بہاولپور	۱ — ..
۶۰	" عبد الرؤف خان صاحب سکرٹری مال لاہور چھاؤنی	۵ — ..
۶۱	" مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی	۵ — ۹۰
۶۲	" محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ	۲ — ..
۶۳	" بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ	۱ — ۷۰
۶۴	" عبد الکریم صاحب محمد نگر لاہور	۵ — ..
۶۵	" خواجہ شریف صاحب لاہور	۵ — ..
۶۶	" محمد امین صاحب اوکاڑہ	۱ — ..
۶۷	" شیخ فاروق احمد صاحب چمبڑ سندھ	۵ — ..
۶۸	" میاں عطاء اللہ صاحب ۱۶۳ شتاب گڑھ	۱ — ..
۶۹	" محمد عیسٰی صاحب روڈ جنگ لاہور	۱ — ..
۷۰	" محمد یحیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور	۳ — ..
۷۱	" محمد صدیق صاحب گگو ضلع جھنگ	۲ — ..
۷۲	" محمد امین صاحب اوکاڑہ	۱ — ..
۷۳	" نور احمد خان صاحب سول لائن لاہور	۴ — ..
۷۴	امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۵ — ..

۸۔ خاکسار کی اہلیہ کی صحت پہلے سے ہی علیل تھی۔ اسی دوران نمونیہ بھی ہو گیا جس سے خاکسار کو شدید تشویش ہے۔ افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ احباب دعا فرماویں اللہ صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(حبیب نائیک کارکن جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

۹۔ خاکسار اپنڈے سائٹس کے اپریشن کے بعد واپس ربوہ آگیا ہے۔ کمزوری ابھی باقی ہے۔ دوستوں سے دعا کی التجا ہے۔ میرے بڑے بھائی الحاج سید نذیر احمد صاحب خلیل سوہو جنودی کو پی آئی اے سے عربین گلف جا رہے ہیں ان کی بخیریت پہنچنے کے لئے بھی احباب دعا فرمادیں۔ آمین۔

(سید شاہ میر احمد اشرف ابن سید علی احمد انبالوی مرحوم ربوہ)

۱۰۔ میں سخت پریشان ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور کرے (مسعود احمد جیلانی راولپنڈی)

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے والی

خواتین و ناصرات

گذشتہ تعداد کے بعد مندرجہ ذیل ناصرات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔

گوکھیکی	-	۵
چک ۹ ضلع سرگودہا		۱۴

اب ناصرات کی کل تعداد ۱۷۷۱ ہو گئی ہے۔ لجنہ کی ممبرات کی طرف سے جو نام مزید موصول ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سانگلہ ہل	۵	خواتین
چک پنیار	۲۷	"
مغل پورہ لاہور	۱۷	"
سلطان پورہ	۲۳	"
دارچ گڑھ	۱۲	"
ماڈل ٹاؤن	۴	"
ٹمپل روڈ	۲۱	"
باغبانپورہ لاہور	۱۳	"
میزان	۱۷۶	"

سابقہ میزان ممبرات لجنہ ۲۹۶۰

موجودہ تعداد ۱۷۶ = کل تعداد ممبرات ۳۱۳۶

کل تعداد ناصرات ۱۷۷۱

۴۹۰۷

ابھی تک خاص تھوڑی تعداد میں ناصرات اور لجنات کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ ہمارا کام ختم نہیں ہوتا جب تک سو فیصدی بچیاں اور بہنیں یاد نہ کرلیں۔ اسلئے کام جاری رکھیں اور جو جو بہنیں بچیاں یاد کرتی جائیں ان سے سن کر مطلع کریں۔ اب تک جو نام آئے ہیں۔ ان کو سندات بھجوائی جا چکی ہیں (مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب میر مرحوم (سابق امیر جماعت ہائے مقبوضہ کشمیر) قریباً ۱½ ماہ سے بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درد مندانہ درخواست ہے (خواجہ محمد عبد اللہ احمدی سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

۲۔ محترم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ مگر ابھی کچھ تکلیف باقی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مختار احمد ہاشمی دار الصدر شرقی ربوہ)

۳۔ میرے بیٹے عزیزم کیپٹن محمود اکمل صاحب آجکل بیمار ہیں اور سی ایم ایچ میں زیر علاج ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (اہلیہ میجر عارف زمان صاحب)

۴۔ میرے دادا حاجی ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کچھ دنوں بازو پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور وہ آجکل کوئٹہ کے سول ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد السمیع دار النصر غربی ربوہ)

۵۔ میرے خسر جمعدار نعمت اللہ خان صاحب آف مانسہرہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب انکی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(نور الاسلام کارکن دفتر صدر)

۶۔ برادرم حنیف احمد صاحب منڈی چوہڑ کانہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمادے۔

(محمد اسلم دار الرحمت شرقی ربوہ)

۷۔ خاکسار کی والدہ عرصہ سے کھانسی بخار اور ذیابیطس کی عوارضات سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آجکل مرض میں پھر شدت ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے (مسلیم اختر سلطانپورہ لاہور)

پاسپورٹ کے اجراء کا طریقہ آسان کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۹ر جنوری۔ حکومت پاکستان نے پاسپورٹ کے اجراء کا طریق کار سادہ اور آسان کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے طریق کار کے تحت پاسپورٹ کے دفاتر میں درخواستوں کی جانچ پڑتال کے خاص شعبے قائم کئے جائیں گے۔

یہ شعبے جو درخواست عند کے لئے قبول کر لیں گے اس پر زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کے اندر پاسپورٹ جاری کر دیا جائے گا۔ امیدواروں کو بار بار پاسپورٹ کے دفاتر کے چکر لگانے اور نئی تاریخیں لینے کی زحمت نہیں ہوگی۔ پاسپورٹ کے دفاتر کے باہر بیٹھنے والے عرضی نویسوں کو اس مقصد کے لئے باضابطہ طور پر رجسٹر کیا جائے گا اور درخواست گزاروں کو گمراہ اور پریشان کرنے والے عناصر کو دفاتر کی حدود سے ہٹا دیا جائے گا۔ درخواست کا فارم، چال چلن کا سرٹیفکیٹ اور ضمانت نامہ (شورٹی بانڈ) کی تصدیق کا اختیار جن لوگوں کو حاصل ہے ان کے حلقے میں توسیع کر دی جائے گی اور پولیس کو درخواستوں کی چھان بین کے ذریعے سے بتدریج سبکدوش کر دیا جائے گا۔ پولیس بالعموم درخواست گزاروں کے جن کوائف کی تصدیق کرتی ہے ان میں اتہ پتہ، اخلاقی حالت، اور بیرونی ممالک میں رشتہ داری شامل ہے جو درخواست کے فارم کی تصدیق کرنے والا شخص پہلے ہی کر چکا ہوتا ہے۔

پرائمری اور ہائی سکولوں کے سربراہوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تدریسی شعبوں کے سربراہوں، میونسپل کمیٹیوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کونسلوں کے چیئرمینوں کی تصدیق بھی کافی سمجھی جائے گی۔

مالی ضمانت

بیوی اور بارہ برس سے زائد عمر کے بچوں کو پاسپورٹ کی درخواستیں علیحدہ علیحدہ دینا ہوں گی۔ مرد کے پاسپورٹ بیوی اور بڑی عمر کی اولاد کے نام درج نہیں کئے جائیں گے۔ نقد یا زرِ ضمانت یا بنک گارنٹی سے استثنار کے درخواست گذار کے لئے گزیٹڈ درجہ اول کے سرکاری ملازم کی مالی ضمانت (شورٹی) لازمی نہیں رہی۔ وہ کسی بھی صاحبِ حیثیت آدمی کی ضمانت دے سکتا ہے لیکن ضمانت نامے پر جو دو روپے کے نان جوڈیشل کاغذ پر لکھا جائے گا۔ ایک مجسٹریٹ یہ تصدیق کرے گا کہ ضامن صاحبِ حیثیت آدمی ہے۔ اور اگر پاسپورٹ کا امیدوار ملک سے باہر جا کر مفلوک الحال ہو گیا تو وہ اسے واپس لانے کے اخراجات ادا کر سکے گا۔ یوں مختلف ممالک کے لئے نقد زرِ ضمانت یا بنک گارنٹی کی شرحیں مختلف ہیں۔ ہندوستان، لنکا اور افغانستان کے لئے ایک سو روپے برطانیہ اور یورپ کے لئے اڑھائی ہزار روپے۔ شمالی اور جنوبی امریکہ کے لئے تین ہزار روپے، خلیج فارس کی ریاستوں کے لئے ۵ سو روپے، ایران کے لئے سات سو روپے، اور سعودی عرب، یمن اور جنوبی یمن کے لئے ایک ہزار روپے زرِ ضمانت مقرر کی گئی ہے۔

فرسودہ قانون

موجودہ حکومت کو اعتراف ہے کہ پاسپورٹ کے اجراء کا موجودہ طریقہ نہ صرف پیچیدہ اور پریشان کن ہے بلکہ ایک آزاد ملک کے شہریوں کے شایانِ شان نہیں۔ وہ پاسپورٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۰ء کی جگہ آزادی کے بعد تقریباً فرسودہ اور از کار رفتہ ہو چکا ہے۔ ایک نیا موثر اور جامع قانون بنانے کی ضرورت پر بھی غور کر رہی ہے۔ حکومت کو احساس ہے کہ ملک کی سلامتی کے سوا کوئی امر پاسپورٹ کے اجراء میں مانع نہیں ہونا چاہیئے۔

حکومت نے طریق کار کی اصلاح کے لئے پہلا قدم درخواست کے فارم اور اسے پُر کرنے کی ہدایات پاسپورٹ کے دفاتر کو مہیا کر دی گئی ہیں جو درخواست کے فارم کے ساتھ منسلک ہیں۔ اب پاسپورٹ کی درخواست، تجدید اور ترمیم و اضافہ کے فارم پر رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنروں ہائی کورٹ کے رجسٹرڈ ایڈووکیٹ، سکرٹری

ہندوستان غیر متعلق مسئلے اٹھا کر بات چیت سے اجتناب کی کوشش کر رہا ہے

اسلام آباد۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہندوستان فرخا بیراج کے متعلق سیکرٹریوں کی سطح کی چوتھی کانفرنس میں شرکت سے اجتناب کی کوشش کر رہا ہے اس پر پاکستان کو تشویش ہے ترجمان نے کہا کہ دونوں ملکوں کے سیکرٹریوں کی تیسری کانفرنس نئی دہلی میں ہوئی تھی جس میں طے پایا تھا کہ چوتھی کانفرنس نومبر میں اسلام آباد میں ہوگی۔

ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان جولائی میں سیکرٹریوں کی ملاقات میں ہندوستان سے کہا تھا کہ وہ فرخا بند پر بات چیت کی تاریخ مقرر کرے۔ اور اپنے وفد کو اسلام آباد بھیجے۔ لیکن ہندوستان نے اس مراسلہ کا جواب نہیں دیا۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ آئندہ کانفرنس اسلام آباد میں چار ماہ میں ہوگی جس میں فنی معاملات پر بات چیت مکمل کی جائے اور دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم سے متعلق ٹھوس معاملات پر غور کیا جائے گا لیکن ہندوستان نے اس سمجھوتہ پر عمل نہیں کیا۔ اور یک طرفہ طور پر غیر متعلق مسئلے اٹھا کر کانفرنس ملتوی کر دی۔

ہندوستان نے ایسے مسئلے اٹھائے تھے جن کا اصل معاملہ یعنی فرخا بند کی تعمیر سے کوئی تعلق نہ تھا۔

پاکستان نے اپنے مراسلہ میں حکومت ہندوستان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی تھی کہ اس نے جو مسئلے اٹھائے ہیں ان کا زیر بحث مسئلوں سے کوئی تعلق نہیں حکومت ہندوستان کو یہ بھی یاد دلایا گیا کہ سیکرٹریوں کی چوتھی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ پاکستان نے چوتھی میٹنگ کے لئے ہندوستانی وفد کو اسلام آباد آنے کی دعوت دی تھی۔

ترجمان نے کہا ابھی تک ہندوستان کی طرف سے پاکستان کے مراسلے کا جواب نہیں ملا اور نہ ہی حکومت ہندوستان نے اپنے وفد کو بھیجنے کے بارے میں کوئی اطلاع دی ہے۔ حکومت پاکستان اس صورت حال کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ فرخا بند کی تعمیر تکمیل کے قریب ہے لیکن ابھی تک دریائے گنگا کی تقسیم کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے دوست ملکوں اور خاص طور پر بڑی طاقتوں کو فرخا بند کے متعلق پاک ہند مذاکرات میں تعطل سے آگاہ کر دیا ہے

واشنگٹن۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر راجرز نے کہا ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان آئندہ ہفتے وارسا میں پھر بات چیت ہوگی جس میں امریکہ چین کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کی غرض سے نئی تجاویز پیش کرے گا۔

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت میری بچی عزیزہ امۃ الحفیظ شاکر کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۹ر فتح ۱۳۴۸ش بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر ہمراہ عزیزم بشارت احمد ابن ماسٹر محمد انور صاحب نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ فرمایا۔ احباب اللہ تعالیٰ سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی۔ ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید
میں روپیہ کیوں رکھا جائے

* اس لئے کہ:۔
حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
* اس لئے کہ:۔
یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
* اس لئے کہ:۔
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں۔

خونی و بادی
بواسیر کی مجرب دوا
نیو پائلز کورس ۸/-
تیار کردہ: شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

سچی اور حقیقی توبہ کے لئے سات شرائط کا پورا کرنا از بس ضروری ہے

جب تک یہ سات شرائط پوری نہ ہوں توبہ کبھی بھی صحیح معنوں میں توبہ نہیں کہلا سکتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ توبہ کی حقیقت اور اس کی سات بنیادی شرائط پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دُنیا میں بہت لوگ ہیں جو توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف مونہہ سے یہ کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ مکمل ہو جاتی ہے حالانکہ اس کے لئے سات امور کا ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ سارے کے سارے موجود نہ ہوں اس وقت تک توبہ کبھی بھی صحیح معنوں میں توبہ نہیں کہلا سکتی چنانچہ توبہ کے لئے پہلی شرط تو یہ ہے کہ انسان اپنے گذشتہ گناہوں کو یاد کرکے اور ان کو اپنے سامنے لاکر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہیں ان میں سے جن کو ادا کیا جا سکے ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً اگر صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود اس نے حج نہیں کیا تھا تو اب حج کر لے یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تھی تو ساری عمر کو جانے دے اُسی سال کی زکوٰۃ دے دے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پچھلے گناہوں میں سے جن کا ازالہ ممکن ہو ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر کسی کی بھینس چرا کر اس نے اپنے گھر رکھی ہوئی ہو تو اُسے واپس کر دے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دُکھ پہنچایا ہو اس کے دُکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے معافی طلب کرے یہ ایک باریک روحانی مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہوں کی معافی کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ ان کے متعلق بندوں سے ہی معافی طلب کی جائے اور اگر وہ معاف کر دیں تو پھر خدا تعالیٰ ان کا مواخذہ نہیں کرتا ... ... مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے۔ وہ انسان کی بڑی بڑی برائیوں پر پردہ ڈالے رکھتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی ستاری آپ بھی کرے اور وہ گناہ جن کو خدا تعالیٰ نے چھپا رکھا ہو اُن کو خود ظاہر نہ کرے مثلاً کسی کی چوری کی ہو تو اُسے یہ نہیں چاہیئے کہ خود جاکر اسے بتلائے کہ میں نے تمہاری چوری کی تھی ایسا کرنا بجائے خود گناہ ہوگا۔ ہاں بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو اور لوگوں کو بھی معلوم ہوتے ہیں مثلاً اگر وہ کسی کو گالی دیتا ہے یا کسی کو پیٹنے لگ جاتا ہے تو اس کا اوروں کو بھی علم ہوتا ہے۔ ایسے گناہوں کا ازالہ کرنا چاہیئے اور جن لوگوں کو دُکھ پہنچایا گیا ہو اُن سے معافی طلب کرنی چاہیئے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو اُس نے نقصان پہنچایا ہو اُن سے مقدور بھر احسان کرے۔ اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو اُن کے لئے دُعا ہی کرے۔ اولیاء کرام نے بھی لکھا ہے کہ اگر کسی نے دوسرے کا مال ناجائز طور پر لیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی مجھے تو اس کا مال دینے کی طاقت نہیں تو اپنے پاس سے ہی اسے دے دے اور اس کی کمی پورا فرما دے۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے اور فیصلہ کرے کہ اب میں کوئی گناہ نہیں کروں گا۔

ساتویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی طرف رغبت دلانا شروع کر دے اور اپنے دل کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرے تاکہ آئندہ ہر قسم کے نیک کاموں میں وہ دلی شوق سے حصہ لے سکے۔

یہ سات باتیں توبہ کے لئے ضروری ہیں جب تک یہ تمام شرائط نہ پائی جائیں کوئی توبہ مکمل نہیں کہلا سکتی"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۶۵ تا ۱۶۹)

٥

محترم امراء اضلاع اور صدر صاحبان سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک برائے حفظ سترہ ابتدائی آیات از سورہ بقرہ کے بارے میں ہر جماعت کے صدر اور امیر کی طرف سے جلد رپورٹ آنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے کتنے افراد مردوں اور لڑکوں اور مستورات نے یہ آیات حفظ کر لی ہیں۔ سب کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہونا چاہیئے۔

اس بارے میں پوری رپورٹ مورخہ ۲۱ر فروری کو حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی خدمت میں پیش ہوگی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹ نہ آئے گی ان کا نام بھی افسوس سے ذکر کرنا پڑے گا۔

درخواست ہے کہ جملہ امراء اضلاع اس بارے میں خاص کوشش فرمائیں۔

(ابوالعطاء۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

درخواستِ دُعا

جیسا کہ احباب جماعت پہلے یہ خبر پڑھ چکے ہیں تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال ٹیم نے حال ہی میں یونیورسٹی چیمپئن شپ حاصل کی ہے بعد ازاں ہمارے کالج کی یونیورسٹی ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں نے انٹر یونیورسٹی چیمپئن شپ کے مقابلوں میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں پنجاب یونیورسٹی چیمپئن قرار پائی۔

تعلیم الاسلام کالج کی بورڈ باسکٹ بال ٹیم بورڈ کے انٹر زونل کے فائنل مقابلوں میں حصہ لے رہی ہے یہ مقابلے ۸ زونوں کی چار ٹیموں کے مابین سرگودہا میں ۱۹ر جنوری سے شروع ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یونیورسٹی کی طرح بورڈ کے ان مقابلوں میں بھی ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔ اور اس کے فضل سے چیمپئن شپ کا اعزاز ہمارے حصہ میں آئے آمین

(پریذیڈنٹ باسکٹ بال تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جو شخص خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی پاتا ہے

خلوص قلب کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (السبا ع۵)

جو بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرو ۔ اللہ اس کا بدلہ ضرور دیتا ہے اور وہ بہترین دینے والا ہے۔

اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دُنیا سے دست بردار ہے یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا یہ خدا شناسی سے دُور لے جانے والا خیال ہے خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی پاتا ہے ... ... ان باتوں پہ غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو"

(ملفوظات ہشتم صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

از راہ کرم گردو پیش نظر ڈال کر دیکھیں کہ آپ کے دوستوں میں سے کسی کے ذمہ لازمی چندہ جات کا بقایا تو نہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کتاب

اِسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم اور کیپٹل ازم کے بالمقابل اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائل پور